

یروشلم، وہ جو مجرم ہے

نمبر 3520

ایک وعظ

شائع شدہ: جمعرات، 13 جولائی، 1916

بیان کردہ: سی۔ ایچ۔ سپرجن

بمقام: میٹروپولیٹن تباہی خانہ، نیوننگٹن

"یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی نبی یروشلم سے باہر ہلاک ہو۔"
لوقا 33:13

میں تم سے بمشکل بیان کر سکتا ہوں کہ کس عجب احساس کے تحت میں نے اس متن کو اختیار کیا ہے۔ یہ میرے ذہن میں داخل ہوا، میرے کانوں میں سرگوشی کی، بلکہ میں یوں کہوں کہ یہ میرے خیالات کا پیچھا کرتا رہا، کیونکہ دن بھر یہ میری یاد میں تازہ رہا اور رات کی گھڑیوں میں بار بار میرے دل میں آیا۔ اس غور و فکر میں کوئی تسلی نہیں، نہ ہی اس غیبی فرمان سے زیادہ تعلیم اخذ کی جا سکتی ہے۔

البتہ، میرا ضمیر مجھ پر سخت دباؤ ڈالتا ہے۔ خدا کے کلام کا کوئی بھی حصہ جو میری روح پر زبردست اثر ڈالے، میں اسے تمہاری خاطر بطور امانت قبول کرنے پر مائل ہوں۔ پس، میں تم تک وہی پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہوں جو میں نے خود پایا۔ خواہ یہ تسلی سے خالی ہو یا ملامت سے بھرا ہوا، خدا کرے کہ یہ تمہارے فائدہ کے لیے ہو اور اس کے جلال کے لیے قبول کیا جائے!

یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی نبی یروشلم سے باہر ہلاک ہو۔" شاید یہودیوں میں یہ ایک ضرب المثل تھی، جسے ہمارے منجی نے استعمال کیا اور اس کی تصدیق کی۔ برسوں سے یروشلم نبیوں کے خون سے رنگین رہا تھا۔ یہ مقدس مرد اگر یہودیہ کے دیہات اور اس کے مختلف شہروں اور بستیوں میں رہتے تو امن و سکون سے زندگی بسر کرتے، اور اگرچہ کبھی کبھار اذیت سہنی پڑتی، مگر کبھی سنگین ظلم و ستم کا سامنا نہ ہوتا۔ لیکن یوں ہو چکا تھا کہ عدالت کی نشست بدکاری کا تخت بن گئی تھی، جہاں انصاف حکمرانی کرنی چاہیے تھی، وہاں انتقام لیا جاتا تھا۔

یروشلم، جو حکومت کا مرکز، دین اور کہانت کا محور تھا، وہ عدالتی قتل اور انتقامی شہادت کا بدنام مقام بن گیا۔ برسوں سے یہ وہ جگہ تھی جہاں ایک کے بعد دوسرا خدا کے خادم سنگسار کیے گئے اور قتل کیے گئے۔ ہمارے نجات دہندہ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جب تک وہ ہیرودیس کی عملداری میں ہیں، تب تک وہ محفوظ ہیں، لیکن جب وہ یروشلم پہنچیں گے تو وہ سازشیوں کے ہاتھوں شدید خطرے میں ہوں گے، کہ وہاں ان کے لیے خون کا بپتسمہ مقدر تھا، جب ان کی جان قربان کی جائے گی اور وہ گویا شہداء کے شہزادہ بن جائیں گے، ایک ایسی قربانی کہ جو سب سے اعلیٰ جان کی نذر ہو، اور وہ خون بہایا جائے جو یروشلم کے مذبح پر بہنے والے تمام لہو سے زیادہ قیمتی ہو۔

یہ امر تعجب انگیز معلوم ہوتا ہے کہ یروشلم اس قدر پستی میں گر جائے کہ نبیوں کے قتل کا گناہ محض اسی کا امتیاز بن جائے، کہ وہ ظلم و ستم اور انتقامی سفاکی میں مشہور ہو جائے، کہ وہ ایسا شہر بن جائے جس کی فصیلوں میں خدا کے خادم پناہ کی تلاش میں بے سود نگاہ دوڑائیں، جہاں عوامی جذبات اور عدالتیں دونوں ان کے خلاف ہوں، جہاں مختصر الزام، فوری فرد جرم اور یقینی سزا ان کا مقدر ہو۔

اے یروشلم! اے یروشلم! جو نبیوں کو قتل کرتا ہے اور ان پر سنگ برساتا ہے جو تیرے پاس بھیجے گئے! "نسل در نسل انہوں" نے اسی طرح بدکاری کے منصوبے بنائے اور ظلم کے کام کیے، یہاں تک کہ ہمارے خداوند نے ان پر الزام عائد کیا اور انہیں اپنے خدام کے خون کا مجرم ٹھہرایا، "راستباز ہابل کے خون سے لے کر زکریا ابن برکیاہ کے خون تک، جسے انہوں نے مقدس" اور مذبح کے درمیان قتل کیا

یہ کیسا بولناک تضاد ہے جو یروشلم کے نام اور اس کے مقام کے درمیان پایا جاتا ہے! کیا اسے یروشلم، یعنی "راستبازی اور سلامتی کا مقام" نہیں کہا گیا تھا؟ اس کے شاعروں نے اس کی مدح سرائی شعلہ فشاں نغموں میں یوں کی تھی، "اپنی جگہ کے اعتبار سے حسین، ساری زمین کی شادمانی!" زبور نویس نے کس قدر روشن اور دلکش تصاویر کھینچی تھیں اس کے امن کی،

جب وہ ان پہاڑوں کو بیان کرتا تھا جو اسے قدرتی قلعوں کی طرح گھیرے ہوئے تھے، اور کیا اس نے ان چھوٹے پہاڑوں کو، جو اسے محیط تھے، اس پہاڑ کے ساتھی کے طور پر نہ دکھایا تھا جس پر خدا کا مقدس کھڑا تھا؟ "اے اونچے پہاڑو، تم کس لیے فخر کرتے ہو؟ یہ وہ پہاڑ ہے جسے خدا نے اپنی سکونت کے لیے چنا!" پھر کہاں قبولیت یافتہ قربانیاں نذر کی جاتی تھیں؟

اور جہاں تک اونچی جگہوں کے مذبحوں کا تعلق ہے، وہ خداوند کے نزدیک مکروہ تھے۔ یروشلیم میں صرف ایک ہی مذبح تھا جسے خدا نے مقبول قربانی کے لیے مقرر کیا تھا۔ وہیں قبائل عبادت کے لیے آئے تھے۔ وہی اجتماع کا مقام اور بنی اسرائیل کے سب خاندانوں کے لیے سالانہ مقدس تقریبات کا مرکز تھا

، اس کے دروازوں کی طرف، بے شمار خوشیوں کے ساتھ"
یہوداہ کے قبائل آئے؛
داؤد کا فرزند اپنے تخت پر براجمان ہوا
"اور وہاں عدالت میں بیٹھا۔"

اس کا پہاڑ تاریخ میں جلیل القدر تھا۔ اسی کے ایک بلند مقام پر ابراہیم نے اپنے بیٹے کو قربان کرنے کے لیے چھری اٹھائی تھی، اور اسی جگہ جہاں داؤد کے زمانہ میں وبا رکی تھی، جب خداوند کے فرشتے کا بڑھا ہوا ہاتھ اروناہ یوسی کے کھلیان پر روک دیا گیا تھا، وہیں پتھر پر پتھر رکھ کر وہ بیکل تعمیر کی گئی جہاں خدا نے اپنی سکونت کو پسند کیا۔ وہی وہ سرچشمہ تھا جہاں سے روشنی، سورج کی کرنوں کی مانند، تمام زمین میں پھیلتی تھی، اور وہی وہ وسیع جھیل تھی جس میں مقدس دعا اور ستائش کے دریا مسلسل بہتے اور اپنی بھرپوری میں چمکتے رہتے تھے۔

اے یروشلیم! تیرا نام ہی اسیران کے لیے عزیز تھا، جب وہ بابل کی دنیوں کے کنارے بیٹھ کر افسوس کے ساتھ روتے تھے، اور ایک دوسرے سے کہتے تھے، "اگر میں تجھے بھول جاؤں، اے یروشلیم، تو میرا دہنا ہاتھ اپنی مہارت کو بھول جائے؛ اگر میں تجھے یاد نہ رکھوں، تو میری زبان میرے تالو سے چمٹ جائے؛ اگر میں یروشلیم کو اپنی سب سے بڑی خوشی سے زیادہ عزیز نہ رکھوں۔" تو کیسا حسین شہر دکھائی دیتا ہے، کیسا بے عیب جوابر! تیرے ایوان عقیق سے تراشے معلوم ہوتے ہیں، اور تیرے دروازے لعل کے مانند چمکتے ہیں۔ تیری شان و شوکت میں ہم خدا کے مقدسوں کی ابدی سکونت گاہ کی جھلک دیکھتے ہیں

!یروشلیم، میرا مسرت بھرا وطن"
نام جو ہمیشہ میرے لیے عزیز رہے؛
کب ختم ہوں گے میرے مشقت کے دن
"خوشی، امن اور تیرے آغوش میں؟"

اور کیا یہ انجام کو پہنچا؟ ہاں، تبھی تو وہ نجات دہندہ، جسے تو نے حقیر جانا اور رد کیا، تیرے لیے آنسو بہائے! اے یروشلیم! اے یروشلیم! کیا یہ انجام کو پہنچا؟ "تو نبیوں کو قتل کرتی ہے اور ان پر سنگ برساتی ہے جو تیرے پاس بھیجے گئے!" کیا یہ انجام کو پہنچا؟ تعجب کی کوئی بات نہیں کہ تیرا گھر ویران چھوڑ دیا گیا، کہ مقدس شہر کو بربادی کی مکروہات کے حوالے کر دیا گیا، اور غیر قوموں کے قدموں تلے روندے جانے کے لیے چھوڑ دیا گیا! کیا یہ انجام کو پہنچا؟ ہائے! یہ کیسا ہولناک منظر ہے! کون سا غم ایسا ہے جو اس گناہ کے پیچھے نہ آیا ہو، اور کون سی مصیبت ایسی ہے جو دل کو چیر دینے والی نہ ہو

دیکھو، اے میرے بھائیو، وہی گناہ جس نے لوسیفر کو اس کے تخت سے گرا دیا، اسے آسمان کی بادشاہی سے محروم کر دیا، اور اسے اس گڑھے میں جھونک دیا جو آگ اور گندھک سے جلتا ہے، وہی گناہ اس موتی کو بھی بادشاہوں کے بادشاہ کے شاہی تاج سے نوچ لے گیا، اسے بدترین بے عزتی کے سپرد کر دیا، اور زمین پر ایک لعنت بنا دیا۔ پس، اسی طرح اس کی خوبصورتی غارت ہوئی، اسی طرح اس کی تقدیس ناپاک ہوئی، اور یہی بے گناہ کی مزدوری، یہی بے سرکشی کی جزا! جب تم اس عظیم بادشاہ کے شہر کو نبیوں کے قتل گاہ اور ایک ذبح گاہ میں بدلتا ہوا دیکھو، تو یاد رکھو کہ

ایسی ہی راستباز سزا ہر اس جگہ پر دی جاتی ہے جہاں گناہ کسی بظاہر دیندار عقیدے کے سائے میں پناہ لینے کی کوشش کرتا ہے۔

کبھی کبھار ہم چونک اٹھتے ہیں۔ کوئی ایسا شخص جو مقدسوں میں سب سے نمایاں تھا، یکایک لوگوں کی نظر میں شیطان کا سا روپ اختیار کر لیتا ہے۔ میں ایسے آدمی کو جانتا ہوں۔ وہ انجیل کی منادی کرتا تھا، اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پوری سچائی سے کرتا ہے۔ کم از کم اس کے انداز میں ایسی حرارت تھی کہ لگتا تھا جیسے جوش اس کے دل میں بھڑک رہا ہو۔ اس کے الفاظ نے بہت سوں کو متاثر کیا، اس کی منادی کے سبب کئی جانیں تبدیل ہوئیں، وہ جانیں جو ابدیت تک خدا کے فرشتوں کو مسرت دیں گی۔ اس نے مقدسوں کو تسلی دی، اور اس کی تعلیمات سے بے شمار شاگرد تازگی پاتے تھے۔

مگر ایک منحوس گھڑی میں وہ گمراہی کی راہ پر چل پڑا۔ اس کا گرنا تیز اور شدید تھا۔ وہ گہرائی بولناک تھی۔ شرابیوں میں وہ بدترین ہوا، کفر بکنے والوں میں سب سے زیادہ بے باک، بدکاری میں سب سے زیادہ ناپاک۔ شیطان کا کوئی غلام بھی اس قدر سرگرمی سے اپنی ہلاکت کے دریے نہ تھا، نہ ہی اپنے سیاہ آقا کی فرمانبرداری میں اس قدر جانفشانی کرتا تھا جتنا وہی آدمی، جو کبھی خدا کے مذبح پر خدمت کرتا تھا اور مسیح کے دائیں ہاتھ میں ایک درخشاں ستارہ معلوم ہوتا تھا۔

اور کیوں نہ ایسا زوال مجھ پر آئے، اور کیوں نہ تجھ پر آئے، اے میرے بھائی؟ کیا یہ سچ نہیں کہ ہر شخص کی روح شفاف بلور کی مانند نہیں ہوتی کہ لوگ اس کے اعمال کو بآسانی پڑھ سکیں؟ تو بظاہر پاکیزہ دکھائی دیتا ہے، تو ایک مقدس معلوم ہوتا ہے، مگر ممکن ہے کہ تیری اس شاداب ڈال میں اندر ہی اندر ایک کیڑا لگا ہو۔ اچانک موت ان پر نازل ہوتی ہے جو ظاہری طور پر صحت مند نظر آتے ہیں، حالانکہ اندر ہی اندر ایک نہاں بیماری دیر سے ان کی طاقت کو چاٹ رہی ہوتی ہے۔ پس، دھوکہ نہ کھا، بلکہ اپنی نجات کو یقینی بنا

یروشلم نے نبیوں کو قتل کیا۔ شاید تو بھی نیکی کے اپنے جھوٹے دعووں کو جھٹلا دے۔ کیا تو نے اُس عورت کا ذکر نہیں سنا جس میں سے سات بدروحیں نکالی گئیں؟ مگر کیا تو نے کبھی اُس کا ذکر سنا جس میں سات بدروحیں داخل ہو گئیں؟

وہ دیکھ، وہ کھڑی ہے! کبھی کوئی عورت اس سے زیادہ پاک نہ دکھائی دی، کبھی کسی تائب نے اس سے زیادہ چمکدار آنسو نہ بہائے۔ وہ دوسری مریم مگدلینی کی مانند اپنے نجات دہندہ کے قدموں کو اپنے آنسوؤں سے دھوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ہاں، وہ مسیح کے قدموں میں بیٹھتی ہے، اور اپنے پورے دل سے اُسے محبت کرتی ہے۔ موسم ہو یا بے موسم، وہ سرگرم ہے، اور ہم سب اس پر تعجب کرتے ہیں۔

مگر آزمائش کا وقت آتا ہے۔ وہ وقت جو سونے کو جانچتا ہے کہ آیا وہ حقیقتاً خالص ہے یا نہیں۔ وہ اپنا دل اپنے نجات دہندہ کے سوا کسی اور کو دے بیٹھتی ہے۔ ایک بار گمراہ ہونے کے بعد، کوئی ہونٹ اس کے ہونٹوں سے زیادہ ناپاک نہیں، کوئی قدم اس کے قدموں سے زیادہ تیزی سے ہلاکت کے راستے پر نہیں دوڑتے۔ اس پر یہی ہوا کہ وہ راستبازی کی راہ کو صرف علم میں جانتی تھی، مگر اس کے دین کی نفاست حقیقت میں خدا کا فضل نہ تھا۔ چنانچہ وہ جلد ہی پرے ہٹ گئی، اور وہ جو ہمیں بنا معلوم ہوتی تھی، از حقیقت ابزل نکلی؛ وہ جو ہمیں مریم کے شکرگزاری کے گیت گاتی ہوئی دکھائی دیتی تھی، اُسے اب ہمیشہ کے لیے نوحہ و ماتم کرنا ہے

خبردار، اے میری بہن، کہ تو صدیوں کے چٹان پر مضبوطی سے قائم ہو! جیسے یروشلم نے نبیوں کو قتل کیا، ویسے تو بھی کر سکتی ہے! میں یہ اس لیے کہتا ہوں کیونکہ میں اسے خدا کے کلام میں پاتا ہوں۔

کیا ہم نے بار بار نہیں دیکھا کہ وہ لوگ جو بظاہر خدا کے گھر کے وفادار عبادت گزار تھے، جو زمین پر مقدس آنگن کی زینت معلوم ہوتے تھے، جو جنت کے وارث دکھائی دیتے تھے، اور جو ہمیشہ مقدس باتوں میں خوشی مناتے تھے، اور یقین کے ساتھ اپنی نجات پر شادمان تھے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ان بھائیوں کو کمزور جانتے تھے جو کبھی کبھار شک، خوف، اور افسردگی میں مبتلا ہوتے۔ کیا ہم نے انہی لوگوں کو کسی محبوب گناہ کا شکار ہوتے نہیں دیکھا، کسی خبیث ہوس کا قیدی بننے نہیں پایا، جو انہیں بیل کی مانند ذبح کے لیے گھسیٹ کر لے گئی؟ "ایسا گناہ بھی ہے جو موت کا ہے۔" ہماری آنکھوں نے یہ تباہی دیکھی ہے، ہمارے کانوں نے یہ کہانیاں سنی ہیں، اور ہمارے دل بے شمار بار ان کے بیان سے دکھ میں مبتلا ہوئے ہیں۔

جب سے میں جوانی میں قدم رکھا، میں نے بے شمار بار ناقابل بیان خوف محسوس کیا جب میں نے ایسے کسی شخص کے بارے میں سنا جو کلیسیا میں ایک ستون کی مانند کھڑا تھا، مگر اچانک اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ "دیماس نے مجھے چھوڑ دیا، اور اس موجودہ شریر دنیا سے محبت کر لی!" جب میں نے یہ سنا، کئی بار میں نبی کے الفاظ کے ساتھ چیخنے کو تیار تھا، "اے صنوبر کے درخت، واویلا کر، کیونکہ دیودار گر گیا!" وہ جو ہم سے بہتر معلوم ہوتے تھے، زیادہ فضل والے، زیادہ برگزیدہ، وہ بھی پرے ہٹ گئے، اور ہم نے محسوس کیا کہ اگر ہم محفوظ ہیں، تو یہ صرف فضل کے معجزے کے سبب ہے

،یوں پتھر ہوا میں معلق رہتے ہیں"
،یوں چنگاریاں سمندر میں زندہ رہتی ہیں
،یوں موت کے سائے میں زندگی محفوظ رکھی جاتی ہے
!"اس لیے میں ساری جلال خدا کو دیتا ہوں

یروشلم نے نبیوں کو قتل کیا، اور وہی خفیہ شرارت ہم سب کے دلوں میں پنہاں ہے جو ہمیں ہزار بار ایسا کرنے پر مجبور کر دیتی، جو ہمیں مقدسوں سے شیطان بنا دیتی، اگر خدا کے روکنے والے اور محفوظ رکھنے والے فضل نے ہماری حفاظت نہ کی ہوتی! پس او، ہم فروتنی کے ساتھ اس کا اقرار کریں، اپنے آپ کو جانچیں کہ آیا ہم ایمان میں ہیں، اور پھر اس قوتور دست کو

شکرگزاری کے ساتھ برکت دیں، جس نے جب اپنے فضل کا کام شروع کیا، تو وہ ہمیں ادھورا نہ چھوڑے گا، جب تک کہ وہ اپنے مقصد کو مکمل نہ کر لے، اور اپنے سبھی محبت کے منصوبوں کو ہم میں پورا نہ کر دے

اس نظر سے دیکھا جائے تو یہ عبارت نہایت ہیبت ناک تنبیہ دیتی ہے۔ وہ شخص، جس نے ایمان کا اقرار کیا ہو، شاید انجیل کی منادی بھی کی ہو، اور پھر مرتد ہو جائے، اس کا بستر مرگ کیسا بولناک ہوگا! کیا ہم یروشلیم کے محاصرہ کی منظر کشی کر سکتے ہیں؟ میں یقین رکھتا ہوں کہ انسانی فصاحت و بلاغت اس کی تصویر کشی میں ناکام ہوگی، اور اگر کوئی مصور اپنے برش کو خون میں ڈبو کر بھی اس دور کی بولناکیوں کو رنگنے کی کوشش کرے، تب بھی وہ اس کے بھیانک مناظر کو مکمل طور پر پیش نہیں کر سکتا۔ اگر وہ دن کم نہ کیے جاتے، تو یقیناً ساری قوم ہلاک ہو جاتی! کبھی نہ تھا، اور قیامت کے آخری بولناک دن تک کبھی نہ ہوگا، کہ کوئی اور تباہی یروشلیم کی بربادی کے برابر ہو جو ویسپاسیان اور ٹائٹس کے ہاتھوں آئی۔

اسی طرح، میں سمجھتا ہوں کہ کوئی چیز، بلکہ کچھ بھی، ایک مرتد کے بستر مرگ کی بولناکیوں کے برابر نہیں ہو سکتی، اور نہ ہی اسے بڑھ کر کوئی اور مصیبت ہو سکتی ہے۔ کیا تو نے کبھی فرانسس سپیرا یا جان آلڈ کی کہانیاں پڑھی ہیں، جو انگلستان میں آخری غیر مطابقت پسند اصلاح کے ایام میں رونما ہوئیں؟ اگر تو ان مرگ کے بستر پر لکھی گئی کہانیوں کو پڑھے، تو وہ رات کے وقت تیرے کانوں میں گونجیں گی، اور تجھے چیخ اٹھنے پر مجبور کر دیں گی: "اے خدا، اگر مجھے ہلاک ہونا ہی ہے، تو مجھے کسی مرتد کی مانند ہلاک نہ کر!" اگر مجھے فنا ہونا ہی ہے، تو کم از کم میں اُن میں سے نہ گنا جاؤں، جو گئے کی مانند اپنی قے کی طرف پلٹتے ہیں، یا جو دہلی ہوئی سور کی مانند کیچڑ میں لوٹتے لگتے ہیں

یروشلیم نے نبیوں کو سنگسار کیا! اے نوجوانو، جو ابھی اپنی زرہ بکتر پہن رہے ہو، یوں فخر نہ کرو، جیسے تم اسے اتار چکے ہو!

اے راستباز راہ میں قدم رکھنے والو، یہ ایک عظیم اور نہایت سنجیدہ سچائی ہے کہ خدا کے ہر فرزند کو آخر تک قائم رہنا ہے، مگر اتنی ہی سخت حقیقت یہ بھی ہے کہ بہت سے لوگ جو خداوند کے نام کا اقرار کرتے ہیں، خود فریبی میں مبتلا ہوتے ہیں، اور آخرکار مرتد نکلتے ہیں! وہ ان فقیرانہ اصولوں کی طرف لوٹ جاتے ہیں، جن سے بظاہر وہ آزاد ہو گئے تھے، اور وہی نبیوں کو سنگسار کرنے لگتے ہیں جن کی کبھی وہ عزت اور محبت کا دم بھرتے تھے! کیسا بولناک ہوگا ان کا انجام! اس روز جب خداوند آئے گا، اور اس کے آگے آگ بھڑک رہی ہوگی، اور بادل اس کے رتھ کے مانند اس کے نیچے ہوں گے، جب "وہ آئے گا، مگر ویسا نہیں جیسا وہ ایک بار فروتنی میں آیا تھا" — جب وہ قوس قزح کے بالے میں اور طوفانی بادلوں کے ساتھ جلوہ اُگر ہوگا، تو کیسی خوفناک گھڑی ہوگی اُن کے لیے، جنہوں نے اُس سے منہ موڑا

وہ بیکار ہی پہاڑوں اور چٹانوں کو پکاریں گے کہ انہیں ڈھانپ لیں، مگر وہ لازماً اس کا سامنا کریں گے جسے انہوں نے ترک کیا، وہ لازماً اُس کے حضور کھڑے ہوں گے جسے انہوں نے دغا بازی سے دھوکہ دیا۔ اوہ! کیسے وہ بے کلام، بے یار و مددگار، اور ناامیدی کی حالت میں اس کے سامنے گر پڑیں گے! اور اوہ! کیسے وہ اپنے قہر میں انہیں روندے گا، کیونکہ انہوں نے اُس کے خون کو اپنی بدعہدی میں پامال کیا، اور حیات کے خداوند کو اپنے لیے دوبارہ مصلوب کیا! خدا ہمیں ان کے ابدی عذاب سے محفوظ رکھے، کیونکہ تمام تلخ ندامت اور مہلک یاس میں سب سے زیادہ اذیت ناک ان کی ندامت ہوگی۔

جو نعمتیں اور برکتیں انہوں نے حاصل کیں، وہی ان کی ہلاکت کو اور زیادہ بھیانک بنا دیتی ہیں۔ وہ جو کبھی آسمان کے دروازوں کے قریب تھے، جہنم کے پچھلے دروازے سے دھکیل دیے گئے۔ وہ جو کبھی "سنہری یروشلیم" کی طرف رخ کیے ہوئے تھے، اب ملعون گہنہ کی طرف متوجہ ہیں۔ جس بے نوری اور بے راہی کے ساتھ وہ فانی زندگی کو الوداع کہتے ہیں، اسی سے نکل کر وہ اپنی خوفناک ہلاکت کی حقیقت میں جا گرتے ہیں، "آوارہ گرد ستارے، جن کے لیے ابد تک کے لیے تاریکی کی سیاہی رکھی گئی ہے۔" ایسے ہی لوگ "بے ثمر درخت ہیں، دو بار مرے ہوئے، جڑ سے اکھاڑے گئے، سمندر کی بپھری ہوئی لہریں، جو اپنی ہی رسوائی کا جھاگ اچھالتی ہیں۔" خدا ہمیں ان کے کردار اور اعمال سے بچائے، تا کہ ہم ان کے انجام میں! شریک نہ ہوں، جو ضرور ان کے حال پر مہر کر دے گا

اب ایک تازہ نصیحت لینے کے لیے، میں تمہیں یاد دلاتا ہوں

II

بیرونی برکات کی سراسر بیکاری، جب تک باطنی پاکیزگی نہ ہو۔

کبھی کوئی شہر یروشلیم قدیم سے زیادہ برکت یافتہ اور زیادہ نعمتوں سے نوازا نہیں گیا تھا۔ جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں، یہ "عظیم بادشاہ کا شہر" تھا۔ تمام تہوار وہیں منعقد ہوتے تھے۔ اس کے کابن اس کا فخر تھے۔ قربان گاہ کے ممسوح خادم اس کی گلیوں میں ایسے کثرت سے تھے جیسے بہار میں کھیتوں میں پھول کھلتے ہیں۔ وہاں تم ہر گھڑی مقدس نغمے کی آواز سن سکتے

تھے۔ اس کے دروازوں کے اندر، مذہبی عبادات تقریباً مسلسل انجام دی جاتی تھیں۔ جو کچھ بھی خوشنما، مقدس، اور پاک تھا، وہ سب گویا اسی کے احاطہ میں مقیم تھا۔ مگر اس سب کے باوجود، یہ لوگ ذرا بھی بہتر نہ ہوئے۔ انہوں نے ایک لعنتی اجارہ داری اپنے لیے مخصوص کر لی، جسے وہ شرمناک طریقے سے چاہتے رہے۔ نبیوں کو قتل کرنے اور ان کو سنگسار کرنے کی اجارہ داری، جنہیں خدا نے ان کے پاس بھیجا تھا۔ فیض کے وسیلے ان پر کوئی برکت نہ ہوئی

یہ کس قدر واضح طور پر دکھاتا ہے کہ گناہ کو برقرار رکھنا، اسے مغلوب نہ کرنا اور بے لگام چھوڑ دینا کس طرح ممکن ہے، باوجود اس کے کہ تمام راستبازی جو احکام میں سکھائی جاتی ہے، اور تمام فضل جو عبادات میں ظاہر کیا جاتا ہے! کیا یہاں ایسے باقاعدہ حاضرین نہیں ہیں جو اگرچہ کلیسیا کے ساتھ ملتے ہیں، حمد کے نغمے گاتے ہیں، اور نصیحت کے کلمات سنتے ہیں، لیکن ان کے کردار اور گفتار میں وہی فساد ہے، جیسے کہ وہ کسی عبادت گاہ میں آتے ہی نہ ہوں؟ کیا ان نشستوں میں ایسے لوگ نہیں بیٹھے جو اتنے ہی حریص، بدخو، اور بعض اوقات اتنے ہی بدکردار ہیں جیسے کہ انہوں نے کبھی عبادت کا دروازہ نہ دیکھا ہو؟ ان کے لیے ہماری پُر زور ملامتیں، دعوتیں، اور تنبیہات ایسے ہی بے اثر ہیں جیسے سمندر کی بھری ہوئی موجوں کا شور، یا کسی کلیسیا کے مینار میں گھنٹیوں کی گونج۔ یہ کسی بھی قسم کا اخلاقی یا روحانی اثر پیدا نہیں کرتیں۔

میں افراد کے بارے میں سنجیدگی سے بات کرتا ہوں، نہ کہ کسی نظام پر نکتہ چینی کرتا ہوں، جب میں بلا تخصیص کسی بھی فرقہ کا ذکر کیے بغیر یہ کہتا ہوں۔ کیونکہ یہ سچائی ہم میں بھی پائی جاتی ہے۔ کہ ہزاروں ایسے ہیں جو کلیسیا جاتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ چونکہ انہوں نے کسی نہ کسی طور پر مذہبی رسوم کی پیروی کی ہے اور مقدس عبادات میں شرکت کی ہے، تو ان کے لیے سب کچھ درست ہے، حالانکہ نہ مسیحی تعلیم اور نہ ہی انضباط ان کے دلوں یا زندگیوں پر ذرہ برابر بھی اثر ڈالتا ہے۔ ان کا مزاج ویسا ہی تند خو یا ترش رو ہے، ان کی دنیا کی محبت ویسی ہی بے لگام، ان کی خودنمائی اور فخر ویسا ہی بے محل، اور ان کے پست ذہن کے چھوٹے چھوٹے گناہ ویسے ہی آزادانہ جاری ہیں، جیسے کہ وہ کھلے عام بے دینوں میں شمار کیے جاتے۔ ان کے پاس دینداری کے تمام ظاہری نشان ہیں، مگر زندگی بخش دین داری کا ایک ذرہ بھی نہیں

مجھے وہ زمانہ یاد ہے جب لوگ اپنے ہاتھوں میں انگوٹھیاں پہنتے تھے تاکہ ان کی ہڈیوں سے گٹھیا کا مرض دور ہو جائے۔ شاید اس سے کچھ فائدہ ہوتا ہو، اگرچہ مجھے اس میں شک ہے، مگر یہ بات کہ مذہب کی ظاہری رسومات دل کو پاک کر سکتی ہیں یا روح کو مقدس بنا سکتی ہیں، میں اسے بالکل تسلیم نہیں کرتا۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ تو کلیسیا میں جاتا ہے یا نہیں، تو دعا کی کتاب یا نغمہ حمد استعمال کرتا ہے یا نہیں، یا تو صبح و شام گھٹتے ٹیکتا ہے یا نہیں، اگر یہ چیزیں تجھ پر کوئی اثر نہیں کرتیں، اگر تو جسم کے مطابق چلتا ہے، نہ کہ روح کے مطابق؟ بہتر ہوگا کہ تو ان مذہبی رسم و رواج کو ترک کر دے، اگرچہ یہ کہنا کچھ دلیرانہ معلوم ہوتا ہے۔ میں چاہوں گا کہ تو ہر دکھاوے کو دور کر دے، کیونکہ تبھی تو جان سکے گا کہ تو کہاں کھڑا ہے اور کیا ہے۔ مذہبی ریاکاری دوسروں کو دھوکہ دیتی ہے اور تجھے خود فریب میں مبتلا کرتی ہے۔

ہم ہمیشہ اس ملک کو ایک مسیحی ملک کہتے ہیں۔ ہم غلطی پر ہیں۔ یہ مسیحی نہیں، بلکہ ایک مشرک ملک ہے۔ یہاں کچھ مسیحی ضرور ہیں، خدا کا شکر ہو، مگر یہ ملک مسیحی نہیں۔ دار الحکومت بھی مسیحی نہیں۔ لندن بذاتِ خود ایک مشرک شہر ہے۔ بدکاری اور ظلم، بے حیائی اور فسق و فجور یہاں ایسے عام ہیں جیسے کہ پیرس یا وینا، کلکتہ یا بمبئی میں۔ تجھے دور جانے کی ضرورت نہیں، قریب ہی کسی گلی یا اس تاریک کوچے میں جا جو بڑی شاہراہ سے نکلتی ہے، یا مغربی کنارے کے عظیم گھروں میں سے کسی میں داخل ہو، اور تو وہاں ایسی بولناک بدکاری دیکھے گا جو تجھے یقین دلانے لگی کہ ان کے بسنے والے دل میں کہتے ہیں، "کوئی خدا نہیں"، یا اگر وہ کسی معبود کی عبادت کرتے ہیں تو وہ بدھ یا وشنو ہے۔

چرچوں کو شمار کر، عبادت گاہوں کو گن، مشنری مراکز کو دیکھ، تمام ظاہری برکات کو گن، اور پھر حالت کا جائزہ لے۔ ان سب کے باوجود ہم کہہ سکتے ہیں کہ گناہ زیادہ سرکش ہو رہا ہے۔ جتنا زیادہ مذہب، اتنا زیادہ گناہ، اگر یہ مذہب صرف بیرونی رسوم کا ہو، بغیر خدا پرستی کی قوت کے۔ یروشلم سب شہروں میں بدترین تھا، اور پھر بھی سب سے زیادہ مذہبی۔ یہ سب سے زیادہ ناپاک تھا کیونکہ یہ سب سے زیادہ مقدس نظر آتا تھا، اور اس کی دینداری محض ایک کھوکھلا دکھاوا تھی۔ کسی اور شہر میں اتنی زبان کی عبادت، اتنی تعظیم اور جھکنے کا مظاہرہ نہ تھا۔ قربانیاں چڑھانے اور بخور جلانے میں بھی یہ سب سے آگے تھا۔ لیکن پھر بھی کسی اور شہر کو یہ شہرت نہ ملی کہ وہ نبیوں کو سنگسار کرتا تھا۔ اور شاید تیرا اصلی کردار بھی تیری ظاہری دینداری سے اتنا ہی متضاد ہو۔

ہو سکتا ہے کہ تو ہر صبح دعا کرتا ہو، ہر روز بائبل کی تلاوت کرتا ہو، تو مقدس رسومات میں شریک ہوتا ہو، جھکنے کے عمل کرتا ہو، عیدوں کو مناتا ہو، اور زیارتیں کرتا ہو، مگر سب بے سود۔ تیری ظاہری پاکیزگی محض ایک نقاب ہو سکتی ہے، جو تیری حماقت اور گناہ کو چھپا رہی ہے۔ تیری حالت کا میزان غلط سمت میں جھکا ہوا ہے۔ تیرا عقیدہ تیرے گناہوں کو بڑھا چکا ہے۔ تیرا مذہب تیری ہلاکت کا سبب بن چکا ہے۔ پوشاکوں اور مذہبی رسوم کی ظاہری شان و شوکت محض دکھاوا ہے، جس میں شوقیہ لوگ لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ان کے تمام اسرار اور شان و شوکت محض ایک نمائشی کھیل ہے۔ ان اصولوں اور ان اعمال سے تو کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ ان پر تیرا بھروسہ تجھے انتہائی دردناک مایوسی میں ڈالے گا، اور شاید تجھے ہلاکت میں مبتلا کر دے۔ کوئی جھوٹ بے ضرر نہیں ہو سکتا، اور خود فریبی لازماً تباہ کن ہوتی ہے۔

مجھے اپنی آنکھیں دے، اور میں تجھے یروشلیم میں سب سے بدترین آدمی دکھاؤں گا۔ کیا! کیا! کیا! تو سمجھتا ہے کہ میں اس محصول لینے والے کی طرف اشارہ کرنے والا ہوں؟ ہرگز نہیں! میں تسلیم کرتا ہوں کہ وہ ایک بدکردار شخص ہے۔ اس نے اُس بیوہ سے اُس کے حق سے تین گنا زیادہ وصول کیا، اور اس کی کمائی کو نچوڑ ڈالا۔ بلاشبہ وہ ایک برا شخص ہے، مگر میں ایک اور بھی بدتر شخص کو جانتا ہوں۔

جا، اُس مالدار ربی کے دروازہ پر دستک دے، مگر جان لے کہ تجھے فی الفور داخل ہونے کی اجازت نہ ملے گی۔ خادم سے پوچھ کہ اُس کا آقا کہاں ہے۔ وہ تجھے جواب دے گا کہ وہ دعا میں مشغول ہے، اور کم از کم تین چوتھائی گھنٹے تک فارغ نہ ہوگا۔ تب تک تجھے انتظار کرنا ہوگا، جب تک یہ بزرگ اپنی عبادت مکمل نہ کر لے۔ کچھ دیر بعد وہ مہربانی فرما کر نمودار ہوتا ہے۔ تو حیرت سے اُسے دیکھتا ہے۔ اُس کی پیشانی پر یہ کیسا نمایاں نشان ہے؟ شاید تو گمان کرے کہ وہ گر پڑا ہے اور چوٹ کھا کر مریم باندھ رکھا ہے۔ نہیں! ہرگز نہیں! وہ چھوٹا سا صندوقچہ جو اُس کی پیشانی پر بندھا ہے، اُس میں کلام مقدس کی آیات لکھی ہوئی ہیں۔ ایک حکم شریعت اُس کے لیے محض ایک دکھاوے کا وسیلہ بن چکا ہے: "تو اُن کو اپنی آنکھوں کے درمیان بطور نشان باندھنا"۔ پس، اُس نے عقل کو چھوڑ کر الفاظ کو پکڑ لیا، اور حکم کی روح کو نظر انداز کر کے صحیفے کے کچھ اجزاء ایک صندوق میں رکھ کر اُسے اپنی پیشانی پر باندھ لیا۔

اور دیکھ! اُس کے لباس پر کیا ہی لمبا حاشیہ ہے! وہ اُس کے چغے کا آدھا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ کیوں ہے؟ کیونکہ اُس سے کہا گیا تھا کہ وہ اپنے لباس کے دامن پر پٹی لگائے، اور پس اُس نے اُسے نہایت وسیع کر لیا، آدھا انچ کافی تھا، مگر اُس نے اُسے کم از کم سات انچ کر لیا۔ وہ کسی بھی چیز کو میانہ روی کے ساتھ نہیں کر سکتا، بلکہ ہر کام میں مبالغہ سے کام لیتا ہے۔ اگر تو اُس سے بات کرنا چاہے، تو معلوم ہوگا کہ وہ تجھ سے معاملہ نہیں کر سکتا، کیونکہ وہ ابھی بیکل کو جا رہا ہے، جہاں اُس نے ایک معمولی سا حساب چکانا ہے۔ وہ تجھے وہ پرچی دکھاتا ہے، اور کہتا ہے کہ وہ اُسے دکھانے میں خوشی محسوس کرتا ہے، تاکہ تو اُس کی دینداری کو ملاحظہ کرے۔ دیکھ، وہ کتنا باریک بین ہے! وہ ایک پیسے کا آٹھواں حصہ بطور محصول ادا کرنے جا رہا ہے، کیونکہ اُس نے تھوڑی سی پودینہ استعمال کی ہے۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی نہایت محتاط ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ جائے، وہ خادم کو تاکید کرتا ہے کہ سب مجھروں کو چھان لے، تاکہ وہ جب اپنا مے پئے، تو کسی ناپاک جاندار کو نادانستہ طور پر نگل نہ لے۔

پیچھا کر اُس کو بیکل تک، اور دیکھ کہ وہ الگ کھڑا ہے۔ وہ کہہ رہا ہے، "اے خُدا، میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ میں دوسرے آدمیوں کی مانند نہیں ہوں۔" شاید یہ کسی کی نجی حرکات میں جھانکنا معیوب ہو، لیکن جب وہ جا چکا، تو او، ذرا اُس کے اس چھوٹے مقدس گوشہ میں جھانکیں اور اُس کے حسابات کو دیکھیں۔ ہم تیزی سے انہیں پڑھتے ہیں، مبادا وہ واپس آ جائے اور ہمیں پکڑ لے۔ دیکھو، یہ اندراج: "گزشتہ ہفتے نصف درجن بیواؤں کے گھر نگل لیے گئے۔" آگے بڑھو، اور تمہیں اُس کے ہر طرح کے شرمناک افعال نظر آئیں گے۔

اگر اُس کی نام نہاد دین داری نہ ہوتی، تو وہ اتنا شریعہ نہ ہوتا۔ اُس نے اپنے مذہب کو اپنے گرد ایک چادر کی مانند لپیٹ لیا ہے، اور یہی چادر اُسے یہ دیکھنے سے باز رکھتی ہے کہ وہ کس قدر گناہگار ہے۔ شاید اگر وہ اتنی زیادہ ظاہری پرہیزگاری نہ کرتا، تو وہ اپنی اخلاقی پستی پر لرز جاتا۔ جیسے یسوع نے فریسیوں سے کہا، "اگر تم اندھے ہوتے، تو تمہارے گناہ نہ ہوتے، مگر اب "جبکہ تم کہتے ہو کہ ہم دیکھتے ہیں، اس لیے تمہارا گناہ برقرار ہے۔"

یہ آدمی نیکی کا دکھاوا کرتا ہے، لیکن حقیقت میں شیطان ہے۔ اُس کی بلند بانگ دینداری، اُس کی سنگدل شرارت کو اور زیادہ بڑھا دیتی ہے۔ بلاشبہ، یہ مثال میرے بیان کردہ کلام کی پوری وضاحت کرتی ہے۔ یروشلیم جو کہ عبادت کا مرکز تھا، فساد اور گناہ کی گندگی میں تبدیل ہو گیا۔ اگر تمہارے پاس کروبی ہوں مگر شیکینہ نہ ہو، اگر تمہارے پاس مقدس نشانیاں ہوں مگر تقدیس بخشنے والی روح نہ ہو، اگر تمہارے پاس عقیقہ ہو مگر زندہ ایمان نہ ہو، اگر تمہارے پاس منادی ہو مگر دل میں فضل نہ ہو، اگر تمہارے پاس ظاہری مسیحیت ہو مگر مسیح قیمتی نہ ہو، تو تمہارا مذہب تمہارے کردار کی تباہی کا سبب بنے گا۔

محض فضل کے بیرونی وسیلوں کا حامل ہونا، اکثر لوگوں کو مزید بدتر بنا دیتا ہے، اور اس کے ساتھ بھاری ذمہ داری بھی آتی ہے۔ کوئی بھی شخص جو آسمان کی روشنی کو پا چکا ہو، وہ اگر گناہ کرے تو وہ اُسی گناہ کو چھپ کر کرنے والے کی نسبت زیادہ ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔ جب تمہیں خبردار کیا جائے، تمہیں فریاد کر کے روکا جائے، اور التجا کی جائے کہ تم اپنی راہ کی غلطی سے باز آؤ، تو کیا تم پھر بھی اُس راہ پر چلتے رہو گے؟ "بار بار ڈانٹتے جانے اور گردن سخت کرنے والے کے لیے" یہ حکم ہے کہ وہ ناگہاں ہلاک کیا جائے گا، اور اُس کا کوئی علاج نہ ہوگا۔

میں جانتا ہوں کہ بعض حد سے بڑھے ہوئے کلیسیائی عقائد رکھنے والے اس بات پر اعتراض کرتے ہیں کہ انسان خوشخبری کو سن کر جواب دہ ٹھہرایا جائے، اور اس جیسے کئی اور امور پر بھی وہ نکتہ چینی کرتے ہیں، لیکن میں اُمید کرتا ہوں کہ ہم ہمیشہ خُدا کے کلام کی گواہی کو بلا تحریف قبول کریں گے، خواہ وہ ہمارے لیے خوشگوار ہو یا ناگوار۔ میں نے انسانوں کی استہزاء کا سامنا اس لیے کیا کہ مجھے اپنے خُداوند کے غضب کا خوف تھا۔ مگر اب وہ سب مر چکے ہیں جو مجھ پر طعن

کرتے تھے، اور میں اس لیے کبھی باز نہ آؤں گا کہ بے اعتقادی کو بدترین گناہ، ایک سنگین جرم، اور دیگر سب خطاؤں کو شدید تر کرنے والا عامل قرار دوں۔

خوشخبری تم میں سے ہر ایک کے لیے یا تو زندگی کے لیے خوشبو ہے یا موت کے لیے بدبو۔ اگر یہ تمہارے لیے ایک مدد کا پتھر نہیں، تو یہ ٹھوکر کا پتھر بن جائے گا۔ تم یا تو اس پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤ گے، یا پھر یہ تم پر گرے گا اور تمہیں چُور چُور کر ڈالے گا۔ خبردار رہو، اے وہ لوگو جو خوشخبری کو سنتے ہو مگر اُس کے ساتھ تضحیک کرتے ہو، کہ کہیں "تمہارے حق میں یہ نہ کہا جائے،" دیکھو اے حقیر جانو، حیران ہو اور ہلاک ہو جاؤ

میں یقین رکھتا ہوں کہ ابد تک مجرموں کی سزا اُن نعمتوں کی روشنی میں بڑھتی ہی جائے گی جن کے خلاف اُنہوں نے گناہ کرنے میں ہٹ دھرمی کی۔ انجیل کے سائے میں رہتے ہوئے ہلاکت میں گرنا ممکن ہے، عدالت کی تنبیہات اور رحمت کی صدائیں کانوں میں گونجتی رہیں اور پھر بھی پستی میں گرنا، یہ خودکشی کے مترادف ہے۔ بغیر کسی توقف کے ہلاکت کے گڑھے میں چھلانگ لگانا اور یاس و حرماں کے سب سے گہرے اندھیروں میں جا گرنا، یہ ایسی بولناک حقیقت ہے جس کا بیان ممکن نہیں۔ جب اس کے بارے میں سوچا جائے تو ایسے خیالات دل میں ابھرتے ہیں جن سے روح کانپ اٹھتی ہے۔

اُسے محض ایک مہلک غلطی نہ کہو، بلکہ اُسے بدترین جرم سمجھو! وہ غیر قومیں جنہوں نے کبھی مسیح کے نام کو نہ سنا، وہ اپنے اوپر یہ الزام نہیں لگا سکتیں کہ انہوں نے سبت کے دنوں کو ضائع کیا اور نجات دہندہ کو رد کیا۔ لیکن تم جو ہر سبت کو انجیل کی منادی سنتے رہے، تم پر یہ ملامت آئے گی، "تم نے خوشخبری کو جانا، مگر اُس سے محبت نہ رکھی!" یہی وہ نہ بچھنے والا کیڑا ہوگا جو ابد تک تمہیں کاٹتا رہے گا۔

ایک وقت تھا جب خُدا نے پکارا۔ وہ خود فرماتا ہے، "میں نے پکارا پر تم نے انکار کیا؛ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا پر کسی نے دھیان نہ دیا؛ اس لیے میں بھی تمہاری مصیبت پر ہنسوں گا، جب تم پر خوف آئے گا تو میں ٹھٹھا کروں گا۔" اُسی طرح یسوع نے کہا، "اے خورزین تجھ پر افسوس! اے بیت صیدا تجھ پر افسوس! کیونکہ عدالت کے دن سُدوم اور عمورہ کے لیے تمہاری نسبت سہل ہوگا۔" ہر نعمت کے ساتھ جواب دہی کا بوجھ بھی بڑھتا ہے۔

اے خُدا! یہ سنگین حقیقت ہم میں سے ہر ایک کے دل میں جاگزیں ہو! اب آخر میں، میں چاہتا ہوں کہ ہماری غور و فکر کا رخ ذرا بدلا جائے۔ ہم نے دیکھا کہ یروشلم ایک خاص گناہ میں ممتاز تھی—وہ نبیوں کو قتل کرتی تھی۔

III.

وہ گناہ جن کا الزام خُدا کے لوگوں پر، اُس کے حقیقی اور راستباز مقدسین پر لگایا جا سکتا ہے—بلکہ جنہیں وہ خود اپنے لیے مخصوص سمجھ کر اعتراف کر سکتے ہیں۔

ممکن ہے کہ ان گناہوں کا ذکر ہی ہمیں توبہ کی طرف مائل کر دے، اور ہمیں فروتنی و شکستگی کے ساتھ صلیب کے قدموں میں واپس لے آئے، تاکہ ہم اُس کفارہ کو اور زیادہ شکر گزاری سے قبول کریں جو ہمارے نجات دہندہ نے ہمارے لیے کیا۔ اے عزیزو! تم اور میں، ہم اُس طور پر خُدا کے فرزند ہیں جس طور پر دوسرے لوگ نہیں، کیونکہ ہم اُس کے عظیم خاندان کے جزو ہیں۔ نئی پیدائش اور فرزندیت کے وسیلے ہم نے اُس کی اولاد کی فطرت پائی ہے اور ہمیں اُس کا درجہ دیا گیا ہے۔

دوسرے لوگ محض اُس کی شریعت کے ماتحت رعایا کی مانند ہیں، مگر ہم اُس کے فرزند ہیں۔ کوئی خادم اُس طور پر گناہ نہیں کر سکتا جس طور پر ایک بیٹا کر سکتا ہے۔ خادم اور بیٹا دونوں ایک ہی جرم کے مرتکب ہو سکتے ہیں، مگر تعلق کی وجہ سے قصور کی شدت میں فرق ہوتا ہے۔ ایک باپ یہ کہہ سکتا ہے، "میرا خادم یہ نہ کرتا—یہ اُس کی خطا ہے، مگر تُو، اے میرے بیٹے، اے میرے محبوب، تُو نے مجھے دل کی گہرائیوں تک غمگین کر دیا، کیونکہ تُو نے صرف میرے اختیار ہی کے خلاف نہیں، بلکہ باپ کی محبت کے خلاف بھی گناہ کیا۔ تُو مجھ سے ایسے رشتے میں بندھا ہے کہ تجھے زیادہ محتاط ہونا چاہیے تھا۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ ایک خادم میری جائداد یا شہرت کو نقصان پہنچائے، مگر میرے بیٹے کے لیے یہ دونوں چیزیں نہایت "عزیز ہونی چاہئیں نہیں۔"

بیٹے کی ناشکری میں ایک ایسی پستی اور بدکرداری ہے جس کی مثال دوست کی بے وفائی سے نہیں دی جا سکتی۔ کسی ناقدار فرزند کا رویہ کسی زہریلے سانپ کے ڈنک سے زیادہ اذیت ناک ہوتا ہے، کیونکہ وہ فرزند ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی غیر شخص کسی ماں کے دل کو اُس طور پر توڑ اور زخمی کر سکتا ہے جس طور پر اُس کا اپنا بیٹا کر سکتا ہے۔ اے ایماندارو! تم خود اس حقیقت کو اپنے اوپر لاگو کر سکتے ہو۔ تمہارے گناہوں میں ایک خاص طرح کی سنگینی ہے۔ دوسروں کی نظر میں وہ عام گناہ ہو سکتے ہیں، مگر جب تم اپنے آسمانی باپ اور اپنی قربت کو یاد کرو گے، تو تمہیں وہ کہیں زیادہ بولناک معلوم ہوں گے۔

اے عزیزو! یاد رکھو کہ تم محض اُس کے فرزند ہی نہیں، بلکہ تمہیں یہ شادمانی بھی نصیب ہے کہ تم مسیح کے عروس ہو۔ اور جو عروس ہوتا ہے، وہ دل کے نہایت قریب ہوتا ہے۔ اگر کوئی غیر شخص میرے خلاف کچھ کہے، تو میں اُسے نظر انداز کر سکتا ہوں۔ ایک ایسی بات، جو کسی اجنبی یا دوست کی طرف سے آتی، اُسے میں اہمیت نہ دیتا، مگر اگر وہی بات میری اپنی شریک حیات کی زبان سے نکلتی، تو وہ میرے دل میں تلوار کی طرح اُترتی۔ میں کہتا، "یہ دشمن نہ تھا، ورنہ میں سہہ لیتا، مگر!" اُٹو—تو جسے میں نے اپنے سینے سے لگایا، جس پر میرا کامل بھروسہ تھا—تو نے میرے خلاف ایڑی اُٹھائی

پس، اے خُدا کے فرزند! کیا تُو نہیں دیکھتا کہ تیرے گناہ ایک خاص شدت رکھتے ہیں؟ تیرے گناہوں میں ننیوں کو سنگسار کرنے اور مسیح کو مصلوب کرنے کا شائبہ پایا جا سکتا ہے۔ اگرچہ تُو اب بھی اُس عروس کی مانند ہے جو ہمیشہ فضل یافتہ رہے گی، کبھی ترک نہ کی جائے گی، مگر پھر بھی تیرا قصور تلخ ہے، اور تجھے تلخی کے ساتھ توبہ کرنی چاہیے۔

ایک گناہ ایسا ہے جو اکثر میرے دل پر بوجھ ڈالتا ہے، اور میرا گمان ہے کہ تمہارے دلوں پر بھی۔ ہم اپنے نجات دہندہ کی محبت میں سرد پڑ جاتے ہیں۔ تم میں سے بعض اپنے نجات دہندہ سے ویسی گرمجوشی اور وفاداری کے ساتھ محبت نہیں کرتے جیسے ابتدا میں کرتے تھے۔ ممکن ہے کہ تم میں سے کچھ اس الزام سے بری ہوں، کاش کہ تم میں سے اکثر اس طرح کہہ سکتے، مگر افسوس! تم میں سے کتنے ہیں جو اپنے گزشتہ ایام پر نظر ڈال کر یہ کہنے پر مجبور ہیں، "اے کاش! میرے ساتھ ویسا ہی ہوتا!" جیسا گزشتہ دنوں میں تھا

تمہارے پاس اُسے محبت کرنے کے اور زیادہ اسباب موجود ہیں، آگ پر اور زیادہ ایندھن ڈالا گیا ہے، مگر پھر بھی وہ کم گرم ہے اور کم روشن جلتی ہے۔ تمہارے ایمان کے مینار پر اور زیادہ پتھر رکھے گئے ہیں، مگر وہ پہلے سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے۔ اے تعجب! یہ کتنی عجیب بات ہے—ہم کبھی کبھی حیران ہو کر اسے دیکھتے ہیں—کہ بعض ایسے لوگ، جو جب پہلی بار مسیح کے پاس آئے اور فقط اُسی پر آرام پایا، انہیں بہت سے روحانی تحفے اور برکات عطا ہوئیں، مگر وہ انہی برکتوں کو اس ذات سے زیادہ اہمیت دینے لگے جس نے انہیں عطا کیا تھا۔

استاد بروکس فرماتے ہیں، "فرض کرو کہ ایک محبت کرنے والا شوہر اپنی بیوی کے کانوں میں جھمکے ڈالے، اُس کی گردن میں جواہرات سجائے، اُس کی انگلیوں میں انگوٹھیاں پہنائے، اور وہ ان خوبصورت چیزوں کی اتنی دلدادہ ہو جائے کہ اپنے شوہر "اِکو ہی بھول جائے—تو یہ کتنا افسوسناک ہوگا اگر محبت کی نشانیاں ہمیں اُس ہاتھ کو بھلا دیں جو انہیں عطا کرتا ہے"

یہی ہماری حالت ہے، ہم اپنے نیک اعمال اور روحانی نعمتوں کو دیکھنے لگتے ہیں اور اُن پر اتنے خوش ہوتے ہیں کہ ہم بھول جاتے ہیں کہ وہ کہاں سے آئی ہیں، اور انہیں اپنا ذاتی اثاثہ سمجھنے لگتے ہیں، حالانکہ ان میں کوئی روشنی نہیں سوائے اُس روشنی کے جو منعکس ہو کر آتی ہے، اور اگر ہم انہی پر قناعت کرنے لگیں تو جلد ہی یہ انعکاس بھی زائل ہو جائے گا۔ ہمیں فقط مسیح کی طرف دیکھنا چاہیے، اور اُسی پر نگاہ جمانی چاہیے۔

شرم ہم سب مسیحیوں پر کہ ہم اپنی سب سے گہری اور نازک ذمہ داریوں میں اتنے سست اور لاپرواہ ہو جائیں! یہ ایک ایسا عیب ہے جس کا رجحان حتیٰ کہ غیر اقوام میں بھی پایا جاتا۔

کیا تم نے کبھی کسی قوم کو اپنے دیوتاؤں کو ترک کرتے ہوئے سنا ہے؟ نبی نے بجا طور پر فریاد کی، کیونکہ کسی اور قوم نے اپنے معبودوں کو نہ چھوڑا، مگر اسرائیل نے اپنے خدا کو ترک کر دیا۔ دنیاوی لوگ اپنے مقاصد کو ویسے نہیں چھوڑتے جیسے تم اپنے چھوڑ دیتے ہو۔ وہ اُس فریب کار عورت، ایزبل—یعنی دنیا—کی چمک دمک پر زیادہ سے زیادہ فریفتہ ہوتے جاتے ہیں، جبکہ ہمارے دل، افسوس! اکثر اپنے حسین، لامحدود حسن والے خداوند یسوع کو بھلا دیتے ہیں اور کسی اور محبت کے پیچھے سرگرداں ہو جاتے ہیں۔ یہ ایسا گناہ ہے جو فقط مسیحی ہی کرتے ہیں۔

اور میں کیا کہوں ان شکوک کے بارے میں جو ہم خدا کی وفاداری پر ڈالتے ہیں، حالانکہ ہم نے اُسے کتنی واضح طور پر سچا پایا ہے؟ کوئی غیر تبدیل شدہ شخص اس حقیقت کو ویسے ثابت نہیں کر سکتا جیسے ہم کر سکتے ہیں۔ وہ وعدے جن سے ہر کوئی، خصوصاً ہمارے دروازوں پر آنے والے اجنبی بھی، فائدہ اُٹھا سکتا تھا، دنیا اُن کی سچائی کو رد کرتی ہے۔ لیکن تم میں سے کچھ ایسے ہیں جو فضل کے تخت پر سینکڑوں اور ہزاروں بار گئے ہیں، اور خدا کی وفاداری کو بار بار آزمودہ پایا ہے۔

پچاس سال گزر چکے ہیں جب بعض تم میں سے خداوند کے حضور آئے، اور تم نے کبھی اُسے اپنے کلام سے پھرنے والا نہ پایا۔ وہ ہمیشہ اپنی بات کا سچا رہا، وہ اُس سب کے درمیان وفادار اور قائم رہا جو فانی اور زوال پذیر تھا۔ پھر بھی تمہارا دل پریشان ہوتا ہے اور تمہارے ہونٹ نئے امتحان کے وقت شکوہ کرتے ہیں۔ تم اتنے بے اعتبار اور نافرمان کیسے ہو سکتے ہو؟

آج کے لوگ کہتے ہیں، "اگر خدا ہے، اگر دعا سنی جاتی ہے، اگر کوئی دینداری واقعی قائم ہے، تو یہ سب بحث طلب امور ہیں"، مگر تم جانتے ہو کہ خدا ہے، تم جانتے ہو کہ وہ دعا سنتا ہے، تم جانتے ہو کہ وہ اطاعت کو عزت دیتا ہے اور اپنے ہر وعدے

کو پورا کرتا ہے۔ پھر تم کیوں شک کرتے ہو؟ کیا یہ کوئی معمولی بات ہے؟ اب شک کرنا؟ تمہیں اور کون سا ثبوت چاہیے؟ اور کیا ضمانت درکار ہے؟ دل و جان سے کوشش کرو، مستقل دعا کرو کہ یہ ملعون بے ایمانی تم میں سے نکال دی جائے۔

کیا تم آسمان کے وارث نہیں ہو؟ کیا تم خدا کے بیٹے کے آنے کے مشتاق نہیں ہو؟ اگر تمہارا ایمان منزل کے بارے میں پختہ ہے، تو کیا سفر کے بارے میں ڈگمگانا چاہیے؟

یہ خیالات میرے ذہن میں میرے متن کے بارے میں گردش کرتے رہے، "یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی نبی یروشلم کے سوا کہیں ہلاک ہو۔" یروشلم! تیرا نام میرے لیے ہر اُس چیز کا مظہر ہے جو اپنے مقام میں خوبصورت اور اپنے استحقاق میں بیش قیمت ہے، مگر میں تیرے حال پر کانپتا ہوں، کیونکہ تیری تاریخ بگاڑ اور مصیبت کی گواہ ہے۔

اے یروشلم، اے یروشلم! کاش میں تیرے گناہوں کو گنوانے کے بجائے تیری ستائش کر سکتا! لیکن اے خداوند! میرے منہ کے کلمات اور میرے دل کی مراقبتیں تیرے حضور مقبول ہوں! کاش کہ یہ تنبیہات کسی بھی مخلصانہ ترغیب کی مانند تائب دلوں کو تیری وفاداری کی طرف کھینچ لائیں۔

یہی میرا آخری کلام ہے—ایمان لا، اور زندگی پا۔ آمین۔